سوال

منگیتر پردہ نہیں کرنے دیتا

جواب

الحمد للہ.

بہن : ہماری آپ کو وہی وصیت ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے اول اور آخر سب لوگوں کو فرمائی ہے، اسی میں دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی پائی جاتی ہے.

سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

م نے تم سے قبل اہل کتاب کو بھی اور تمہیں یہی وصیت کی ہے کہ اللہ کا تقوی اختیار کرو (131).

وتعالی کی ناراضگی ہو تو اس میں دنیا کی کونسی خیر و بھلائی ہے، اور اگر اللہ سبحانہ وتعالی کی خوشنودی ورضا کی راہ نہ اختیار کی جائے تو کونسی سعادت ہوگی، اور کیا کوئی مومن شخص اس پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی دنیا آباد کر کے آخرت کو تباہ کر لے.

سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈر جاؤ، اور ہر کوئی نفس دیکھے کہ اس نے کل قیامت کے لیے آگے کیا بھیجا ہے، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو، یقیناً اللہ تعالی جو کچھ تم عمل کرتے ہو اس کی خبر رکھنے والا ہے، اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے اللہ تعالی کو بھلا دیا تو اس نے انہیں ان کے نفسوں کو ہی بھلا دیا او

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو حکم دیا کہ وہ اپنے لیے دین واخلاق کی مالک عورت بطور بیوی اختیار کرے، اور اسی طرح عورت کے اولیاء کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی دین والا آدمی اختیار کریں.

ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

'جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم اس سے شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر زمین میں وسیع و عریض فساد بپا کھڑا ہو جائیگا" سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (1022) میں ا

رت کو پردہ کرنے سے منع کرتا ہے نہ تو وہ صاحب اخلاق ہے اور نہ ہی صاحب دین جو اس کا مستحق ٹھرے کہ اس سے شادی کی جائے، بلکہ ظن غالب یہی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو پردہ کرنے سے منع کرتا ہے تو وہ اس کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہوں میں بھی تساہل سے کام لیتا ہوگا، اور حرام خور ہوگا، اور ا

طرح کا شخص اپنی بیوی اور اپنے گھر کی حفاظت کس طرح کر سکتا ہے، یا پھر وہ اپنی اولاد کی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری پر کس طرح تربیت کر سکے گا حالانکہ وہ خود اللہ کی نافرمانی اور معصیت کر رہا ہے؟

سوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" عورت کے ولی کے لیے اپنی ولایت میں عورت کا نکاح صرف متقی اور نیک و صالح شخص سے ہی کرنا چاہیے " انتہی

یۃ (62/24).

صالح الفوزان کا کہنا ہے :

کے وقت ایسے نیک و صالح خاوند اختیار کیے جائیں جو اپنے دین کا تمسک کرنے والے ہوں، اور شادی کی حرمت کا خیال کرنے والے اور حسن معاشرت رکھتے ہوں، اس معاملہ میں سستی اور تساہل برتنا جائز نہیں.

ے اس دور میں اس سلسلہ میں بہت زیادہ تساہل برتا جا رہا ہے جو کہ ایک خطرناک معاملہ ہے، اس طرح لوگ اب اپنی بیٹیوں کی شادی ایسے اشخاص کے ساتھ کرنے لگے ہیں جو نہ تو اللہ کا خوف رکھتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن سے ڈرتے ہیں.

کے خاوندوں کی شکایات کرنے لگی ہیں، اور وہ ان خاوندوں کے معاملہ میں پریشان ہیں، اگر ان کے اولیاء شادی سے قبل ان کے لیے نیک و صالح افراد اختیار کرتے تو اللہ سبحانہ وتعالی آسانی فرماتا، لیکن اکثر اور غالب طور پر ایسا سستی اور تساہل کی بنا پر ہوا ہے، اور وہ نیک و صالح خاوند تلاش کرنے کی پرواہ

براء شخص کبھی بھی صحیح نہیں، اور نہ ہی اس سلسلہ میں سستی اور تساہل سے کام لینا جائز ہے کیونکہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوک کریگا، اور ہو سکتا ہے وہ اسے اس کے دین سے ہی دور کر دے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی اولاد پر بھی اثرانداز ہو" انتہی

ی (4 سوال نمبر 198).

ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

پر واجب اور ضروری ہے کہ جب اس کے پاس کسی شخص کا رشتہ آئے تو وہ اس شخص کے دین اور اخلاق کے بارہ میں باز پرس کرے، اور اگر اس کا دین اور اخلاق پسند ہو تو اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دے، لیکن اگر اس کا دین اور اخلاق پسند نہ ہو تو پھر اس سے شادی مت کرے.

د تعالی عنقریب اس کی بیٹی کے لیے کوئی ایسا رشتہ لے آئے گا جس کا دین اور اخلاق بھی پسند ہوگا، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ولی کی نیت ٹھیک ہو اور اس نے وہ رشتہ صرف اس لیے نہیں کیا کہ دین اور اخلاق کا مالک شخص آئے تو اس سے رشتہ کریگا، تو اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے ایسا شخص ضرور لائیگا" انتہی

ر (16).

ئے تو یہی ہے کہ آپ اس رشتہ کو قبول مت کریں، اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

104054